رسالہ فقریہ

تالیف

امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق

غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر

ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چپلو

رسالہ فقریہ

تالیف
امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و تحقیق
غلام حسن حسنو ایم اے

ناشر
ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر خپلو

نام کتاب : فقریہ
تالیف: امیر کبیر میر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ وتحقیق: غلام حسن حسنو ایم اے
کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد ناظم نور بخش سترونپی چہلو
ناشر: ہارون بکس اینڈ سپورٹس سنٹر چہلو
اشاعت: ۲۰۱۲ء

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
رسالہ فقریہ کا تعارف	5	رسالہ فقریہ کے نسخے	6
فقرا ودراویش کی فضیلت	7	فقراء ودراویش کی تعلیم وتربیت	8
جعلی فقراء ودراویش	9	مریدین کو نصیحت ووصیت	10
سلسلۂ طریقت	13		

فقریہ

یہ رسالہ آداب وسیر اہل کمال، داؤدیہ، وصیت نامہ اور ارشادنامہ سے پچاسی فیصد ملتا ہے یہ وہ رسالہ ہے جسے آپ نے اپنے ایک اہم مرید ملک شرف الدین خضر شاہ کی درخواست پر مکمل کیا ہے ملک شرف الدین خضر شاہ پکھلی کے حکمران تھے اور پکھلی موجودہ مانسہرہ اور اس کے گردونوح پر مشتمل ایک وسیع ریاست تھی جس کی سرحدیں کشمیر، پنجاب، افغانستان اور دردستان سے ملتی تھی خضر شاہ شاہ ہمدان کا مخلص مرید اور خیر خواہ تھا 786ھ میں آپ کشمیر سے حج بیت اللہ کو جاتے ہوئے پکھلی پہنچے جس کا موجودہ نام نوکوٹ ہے، ملک صاحب نے آپ کو چنددن وہیں ٹھہرنے کی استدعا کی اسی دوران آپ بیمار ہوئے اور 6 ذوالحجہ 786ھ کو آپ کا انتقال ہوا تھا۔

اس رسالے کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے **الحمد للہ حق حمدہ والصلوۃ علی خیر خلقہ محمد و الہ اجمعین**

شاہ ہمدان نے خود اس کا کوئی نام نہیں رکھا بلکہ بعد میں مشمولات کو دیکھ کر مختلف لوگوں نے مختلف ناموں سے موسوم کیا ہے کیونکہ اس میں شاہ ہمدان نے اپنے سلسلۂ فقر وسلوک کو بیان کیا ہے اس لئے فقریہ کا نام پایا واضح رہے کہ فقریہ کے نام سے شاہ ہمدان کے تین رسالے ملتے ہیں ایک تو زیرنظر یہی رسالہ ہے دوسرا آپ کا مرتب کردہ چھل حدیث کا مجموعہ ہے جس میں آپ نے ہر ہر حدیث کا فارسی ترجمہ بھی ساتھ ساتھ دیا ہے اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے **الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی والصلوۃ علی نبیہ**۔

یہ رسالہ اہل علم کے ہاں بے حد مقبول ہے جس کا ثبوت اس کے بے شمار قلمی نسخوں کی دستیابی ہے اس کے درج ذیل قلمی نسخوں کا ہمیں علم ہے

1۔ کتابخانۂ ملک تہران میں تحت نمبر 4274 محفوظ ہے یہ مجموعے کا چوبیسواں رسالہ ہے اسے

ابوذر بن عبداللہ سبزواری نے مشہد میں 907ھ کو کتابت کیا ہے ۔

2۔ کتابخانہ مجلس شوری ملی تہران میں تحت نمبر 3871 محفوظ ہے۔

3۔ برٹش میوزیم لندن

4۔ فرہنگستان تاشقند تاجیکستان تحت نمبر 3212 یہ 991ھ میں کتابت

5۔ علوم شرقیہ لینن گراڈ روس 1092-c میں 112-b میں بھی موجود ہے۔

6۔ اورینٹل انسٹیٹیوٹ رام پور انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فقراوردراویش کی فضیلت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

امابعد! اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اَلْفُقَرَاءُ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ اُولٰئِکَ ھُمُ الْفَائِزُوْنَ (الحشر:۸)

وہ مہاجر اور فقیر صحابہ جو اپنے گھروں سے بے دخل اور مال و دولت سے محروم کئے گئے ہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے فضل و کرم کے آرزومند ہیں وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں اور وہی نجات و فلاح پانے والے ہیں

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (یونس:۶۲)

خبردار! اللہ تعالیٰ کے اولیاء کو دنیا و آخرت میں کوئی خوف ہے نہ غم و فکر

حدیث میں ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ اپنے مخلوق میں سے وہ مجھے دکھا کہ میں تیرے لئے ان سے محبت کروں تو فرمایا کہ کُلُّ فَقِیْرٍ یُرْزَقُہٗ ہر وہ فقیر جسے روزی مہیا کیا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے

اَلاَ اُخْبِرُکُمْ عَنْ مُلُوْکِ الْجَنَّةِ قَالُوْابَلٰی قَالَ رَجُلٌ ضَعِیْفٌ مُسْتَضْعِفٌ ذُوْ طَمَرَیْنِ لَایُؤْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبُرَہٗ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا ہے کہ کیا میں تمہیں ملوک (بادشاہ) جنت کی خبر نہ دوں؟ عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ! تو آپ نے فرمایا کہ وہ کمزور وناتوان اور پھٹے پرانے کپڑے والا، جس کی پرواہ نہیں کی جاتی حالانکہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اسے پورا فرما دیتا ہے

جب انبیائے کرام علیہم السلام کے بعد خلاصۂ اہل عالم اولیاء اللہ ہیں جن کی دلوں کے باغیچے انوارالٰہیہ کا مظہر اوران کے سینے اسرارِ ذات نامتناہی کے مہبط (فیضان گاہ) ہیں۔ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس نے اپنے نفس امارہ کو ریاضت کی بھٹی میں پگھلایا اور جمال روح قدسی کو صیقل ارادت کے ذریعے ہوا وہوس کی آلودگیوں سے پاک وصاف کرکے چمکایا تجلی جمالِ محبوب کے انتظار اور نفحاتِ الطاف ِمطلوب کے اشتیاق کو اپنا شعار ووطیرہ بنا رکھے ہیں درگاہ الٰہی کے آب کرم میں بادبانِ فرع چلانے کے لئے اپنی عمر کی سرمایہ کاری کر لییٔے یہاں تک کہ جب مشرق عنایت کے مطلع سے آفتاب ولایت طلوع ہوا تو وہ عالم عرفان کے انسانی مدارج ومنازل پر سے گزر گئے ان کے نفوس مقدسہ اورارواح پاکیزہ کا منزل اورمہبط اور جائے غروب یہی گروہ ہے کہ:

فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْا اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ (التوبۃ:۱۰۸)

یہ طہارت و پاکیزگی کو پسند کرنے والے لوگ ہیں اوراللہ تعالیٰ بھی پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے

فقراء ودراویش کی تعلیم وتربیت

عالم امکان کے مراتب ومنازل کی تشکیل، جناب حضرت قدسی کی کائنات کو خلق کرنے کا مقصد ومدعا، اور جناب خلاق عالم کا افراد واشخاص کی تخلیق وایجاد کا مقصود ومطلوب اسی طائفہ کا وجود شریف ہے وہی جذبات ہدایت کے مخصوص اورمنظور نظر ہیں اسی لئے ان کی تعلیم آیت کریمہ:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (الکہف:۲۸)

اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں

کے تحت الواح ضمیر اور صحیفہ ہائے سرائر پر مہر ثبت کر دیا پس سنت الٰہی کے مطابق اس میدان کے پیاسوں اور اس بے کنار بیابان کے بھوکوں کے لئے معارف ربانی کے حوضوں کی جانب راہنمائی کرنا، بادیۂ طلب کے تشنگان کو اسرار الٰہی کے مصنوعات سے فیضیاب کرانا اور ان کی مدد کرنا مہماتِ دین اور مقامات ارباب یقین میں سے ہے۔

جعلی فقراء و دراویش

جب عالم وحدت کے صبا رفتار لوگوں نے مردار دنیا کے کتوں کی صحبت سے اپنے دامن ہمت کو کھینچ لیا اور تر دامنانِ مغرور کے نام و ننگ اور خود پرستان مشور کے عزت و ناموس سے قافِ غیرت کے قلہ (چوٹی، پناہ گاہ) میں پناہ لے لیا جب ان پڑھ جہلاء اور خواہشات کے اسیر عقلاء نے دنیا میں پھیل کر خود کو ان عزیزوں کی مانند بنالیا اس بدقسمت قوم کے برے اعمال اور قبیح اقوال کے شوم نے مسلمانوں کے عقائد و نظریات میں اثر و نفود حاصل کر لیا یہاں تک کہ انہیں دینی احکام کے منہاج اور جادۂ شریعت سے دور کر دیا اس طرح وہ طبیعی مالوفات اور نفسی لذات کو مقصد حقیقی سمجھ بیٹھے اور اس نے نفس، خواہشات اور دنیا کو اپنا قبلہ و کعبہ بنالیا الحاد و زندقہ کو فقر سے موسوم کر دیا بایں ہمہ طالبانِ صادق اور راغبانِ باتوفیق عنایت و فضل ربانی کی تائید و حمایت کی بدولت اپنے دامن ہمت کو ان کی صحبت کی آلودگی سے ملوث نہیں کئے بلکہ ان مقبول بارگاہ لوگوں کے باطنی اسرار اس ذلیل و کمینہ قوم کی الفت و تعلق سے ذرا بھی آلودہ نہیں ہوئے اور توفیق ایزدی کے نور کے ذریعے حق و باطل کے درمیان انہوں نے تمیز و فرق پیدا کیا۔

مریدین کو نصیحت ووصیت

طالب صادق ملک شرف الدین خضرشاہ ، اللہ تعالیٰ ان کے حال کی اصلاح فرمائے (آمین)، انہی لوگوں میں سے ایک ہیں، انہوں نے مجھ سے وصیت قلمبند کرنے کی استدعا کی جوآداب وسیر اہلِ کمال پر مشتمل ہواور اس میں اربابِ کشف وشہود، اللہ تعالیٰ عوام الناس میں انہیں اثر و رسوخ دے اور اہل اسلام کے درمیان ان کے فیوض و برکات کودوام بخشے (آمین) کے نسبت خرقہ شریف کا بھی ذکر ہو۔ پس اشارت آیت کریمہ

وَالْعَصْرِ O اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ O اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَا صَوْا بِا لْحَقِّ وَتَوَصَوْا بِالصَّبْرِ O (العصر:۱تا۴)

عصر کی قسم ! بیشک انسان نقصان میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے نیک عمل کیے، حق کی تلقین اور صبر کی وصیت کی

کے مطابق حقیقت حال لکھا جاتا ہے۔

برادر گرامی! چاہیئے کہ:

۱۔ تقوی اختیار کرے جو دنیا میں عزت اور آخرت کیلئے زادِراہ ہے۔

۲۔ احکام خداوندی کی تعمیل کرے۔

۳۔ مداومت ذکر کے ذریعے دل کو آباد و معمور رکھے۔

۴۔ طاعات الٰہی خوب بجالائے۔

۵۔ مخالفت حق سے اجتناب کرے۔

۶۔ مصائب اور سختی کے وقت صبر کرے۔

۷۔ کسی کام میں شبہ ظاہر ہوتے ہی فوراً رک جائے۔

۸۔ مختلف طاعات اور عبادات بجالانے کیلئے وقت مقرر کرے۔

۹۔ اللہ تعالی کے سواہر تعلق کو توڑ دے۔

۱۰۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا خیال رکھے۔

۱۱۔ فرمان حق کی تعظیم کرے۔

۱۲۔ مخلوقات خداوندی پر رحم وشفقت کرے۔

۱۳۔ بول چال میں سچا رہے۔

۱۴۔ اور ہر کام اور معاملے میں انصاف کو ملحوظ رکھے۔

۱۵۔ لوگوں کو نصیحت کیا کرے۔

۱۶۔ نفس امارہ کو دشمن رکھے۔

۱۷۔ جسم سے ریاضت ومجاہدہ کرے۔

۱۸۔ دوستوں سے گھل مل کر رہے۔

۱۹۔ پڑوسیوں سے تعاون کرے۔

۲۰۔ رشتہ داروں سے مل جل کر رہے۔

۲۱۔ ضعیفوں کی مدد کرے۔

۲۲۔ فاجر لوگوں سے دشمنی رکھے۔

۲۳۔ فاسق لوگوں سے دور رہے۔

۲۴۔ ماتحت لوگوں پر رحم کرے۔

۲۵۔ یتیموں پر شفقت کرے۔

۲۶۔ غریبوں کو دوست رکھے۔

۲۷۔ درویشوں کے ساتھ مروت کا مظاہرہ کرے۔

۲۸۔ دین میں متحدر ہے۔

۲۹۔ دنیا میں قناعت گزینی اختیار کرے۔

۳۰۔ طاعت میں غیرت وسبقت کرے۔

۳۱۔ عبرت کی نظر سے دیکھے۔

۳۲۔ سکون میں غور وفکر ہو۔

۳۳۔ گفتگو میں امانت ہو۔

۳۴۔ حرکات وسکنات میں پاکیزگی ہو۔

۳۵۔ عہد میں وفادار ہو۔

۳۶۔ اہل حق کے ساتھ دوستی اور صلح وصفائی سے رہے۔

۳۷۔ نعمت ملے تو شکر گزار رہے۔

۳۸۔ بلاء وآزمائش میں صابر رہے۔

۳۹۔ خیر و بھلائی میں بازی لے جایا کرے۔

جب طالب صادق ان اوصاف سے متصف ہو جائے، وقت کی رعایت کرنے اور فرصت کو ملحوظ رکھنے سے غافل نہ رہے اور اپنی روح قدسی کو ان اوصاف کی زینت سے مزین وآراستہ کرے تو یقیناً اسرار روحانی کے خوشگوار جھونکے بارگاہ خداوندی سے آنے لگیں گے اور ان کے آثار حقائق سالک کی مقامات، مقربین کے اطوار اور احوال صادقین کے کشف میں ترقی کا باعث ہوں گے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ذکر، (قدرت خداوندی میں) تفکر، دین (اسلام) سے وابستگی، خوف (خداوندی) غم و (محبوب) خشیت (الٰہی) زہد (از دنیا) ورع، رجاء (رحمت حق) اخلاص، توکل، تفویض (حق) تسلیم (رضائے الٰہی) صبر ورضا، شکر وحیاء، صدق وایثار، مروت وفتوت، ادب ویقین، انس ومحبت، علم وحکمت، فراست

وبصیرت، الہام وسکون، محبت وشوق، وجد وسرور، غیبت وتمکین، توحید، فنا وبقاء وغیرہ جیسے اربابِ قلوب کے بلند مراتب اور اہل کشف وشہود کے اونچے درجات۔

سلسلۂ طریقت

اس ضعیف ونحیف (شاہ ہمدان) نے ان آثار کے بعض ثمرات اپنے آقا ومولیٰ، سیدی وسندی، قدوۃ الواصلین، حجۃ العارفین، سلطان المحققین، برہان المدققین، شرفہ اللہ فی الارضین ابو المعالی شرف الحق والدین شیخ محمود بن عبداللہ المزدقانی افاض اللہ علی روحہ الکریم سے پایا اور مشاہدہ کیا، انہوں نے شیخ الاسلام والمسلمین، عارف وعالم ربانی، رکن الملۃ والدین احمد بن محمد المعروف بہ علاؤ الدولہ سمنانیؒ سے اخذ طریقت کیا۔ انہوں نے شیخ وعارف نور الدین عبدالرحمٰن اسفرائنیؒ سے، انہوں نے شیخ احمد ذاکر گورفانیؒ (جوزجانی) کی صحبت سے، انہوں نے شیخ علی لالاؒ سے، انہوں نے شیخ محقق، کامل، مکمل ابوالجناب احمد بن عمر خیوقی المعروف بہ نجم الدین الکبریؒ سے، انہوں نے شیخ عمار یاسر بدلیسیؒ سے، انہوں نے شیخ ابوالنجیب سہروردیؒ سے، انہوں نے شیخ احمد غزالیؒ سے، انہوں نے شیخ ابوبکر نساجؒ سے، انہوں نے شیخ ابوالقاسم گرگانیؒ سے، انہوں نے شیخ ابوعثمان مغربیؒ سے، انہوں نے شیخ ابوعلی کاتبؒ سے انہوں نے شیخ ابوعلی رودباریؒ سے، انہوں نے سید الطائفہ ابوالقاسم جنید بغدادیؒ سے انہوں نے شیخ سری سقطیؒ سے، انہوں نے شیخ معروف کرخیؒ سے، انہوں نے امام الانس والجن علی بن موسیٰ الرضاؒ سے، انہوں نے امام موسیٰ کاظمؒ سے، انہوں نے امام جعفر صادقؒ سے، انہوں نے امام علی زین العابدینؒ سے، انہوں نے امام حسین الشہیدؒ سے انہوں نے امام الاولیاء، سلطان الاتقیاء، باب مدینہ العلم، منبع کرم وحلم، اسداللہ الغالب علی بن ابی طالبؒ سے، انہوں نے سید المرسلین، امام المتقین، رسول رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت وارشاد پایا ہے۔

جو طالب حق چاہتا ہو کہ معاصی اور ممنوعات کے ارتکاب سے لو نہ لگائے اور بساط عبودیت پر

پابند رہے تو چاہیئے کہ اس کو توبہ کرائے، ذکر الٰہی کی تعلیم دے، اہل طریقت کے وظائف واوراد کی طرف رہنمائی کرے اور آداب ارباب قلوب پر پابندی کی شرط کے ساتھ اس کی رہبری کرے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ   پیروی کرنے والوں پر سلامتی ہو۔